© rasailojaraid.com

مولانا عابد الرحمٰن صدیقی

کھانے کے آداب

امورِ خیر میں سے ہر کام کو داہنے ہاتھ سے کرنا:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دایاں ہاتھ پاکیزگی حاصل کرنے اور کھانے کے لیے ہوتا تھا اور بایاں ہاتھ آپ استنجا کرنے کے لیے، اور جو کچھ گندگی کی چیزیں ہوں ان کے لیے استعمال کرتے تھے۔ (ابوداوٗد)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ کا استعمال اپنی تمام چیزوں میں پسند فرماتے تھے۔ اپنے وضو کرنے میں اور اپنی کنگھی کرنے میں، اپنے جوتے پہننے میں۔ (بخاری ومسلم)

بسم اللہ پڑھ کر کھانا:

عَن عُمَرَ بْنِ اَبِی سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنھُمَا قَالَ: قَالَ لِی رَسُولُ اللّٰہِ صلَّی اللّٰہ علیہ وسَلَّم ”سَمِّ اللّٰہَ وَکُلْ بِیَمِیْنِکَ، وَکُلْ مِمَّا یَلِیْکَ“ مُتَّفَقٌ عَلَیہ.

ترجمہ: حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بسم اللہ پڑھ کر (کھانا) کھاؤ اور اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ، اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔

وَعَن جَابِرٍ رضی اللّٰہُ عَنہُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم یَقُولُ: ”اِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَیْتَہٗ فَذَکَرَ اللّٰہَ تَعَالیٰ عِندَ دُخُولِہٖ وَعِندَ طَعَامِہٖ قَالَ الشَّیطَانُ لَا صُحَابِہٖ: لَامَبِیْتَ لَکُم وَلَاعَشَآءَ، وَاِذَا دَخَلَ فَلَمْ یَذکُرِ اللّٰہِ تَعَالیٰ عِندَ دُخُولِہٖ قَالَ الشَّیطَانُ: اَدْرَکْتُمُ المَبِیتَ، وَاِذَا لَم یَذْکُرِ اللّٰہَ تَعَالیٰ، عِندَ طَعَامِہٖ قَالَ: اَدْرَکْتُمُ المَبِیْتَ وَالعَشَآءَ“ رَوَاہُ مُسلِمٌ.

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے تھے کہ جب کوئی شخص اپنے گھر میں قدم رکھتے ہی اللہ رب العزت کو یاد کرے اور کھانا کھاتے وقت بھی (اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے) تو شیطان اپنے ساتھیوں سے کہتا ہے کہ چلو تمہارے لیے گھر میں نہ تو رات گزارنے کی جگہ ہے اور نہ کھانا ہے، اور جو اس طرح گھر میں داخل ہو کہ اللہ رب العزت کا ذکر نہ کرے تو شیطان کہتا ہے کہ تم کو ٹھکانا تو مل گیا ہے اور جب کھانا کھاتے وقت اللہ تبارک وتعالیٰ کا نام نہ لے تو شیطان کہتا ہے کھانا اور ٹھکانا دونوں چیزیں تم کو مل گئیں۔

وَعَن اُمَیَّۃَ بْنِ مَخْشِیِّ الصَّحَابِیِّ رضی اللّٰہ عنہ قَالَ: کَانَ رَسُولُ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم جَالِسًا وَرَجُلٌ یَاْکُلُ فَلَم یُسَمِّ اللّٰہَ حَتّٰی لَم یَبْقَ مِن طَعَامِہٖ اِلَّا لُقْمَۃٌ، فَلَمَّا رَفَعَھَا اِلیٰ فِیْہِ قَالَ: بِسمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ فَضَحِکَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم قَال: ”مَازَالَ الشَّیْطَانُ یَاکُلُ مَعَہٗ، فَلَمَّا ذَکَرَ اسْمَ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اللّٰہِ اسْتَقَاءَ مَافِی بَطْنِہٖ" رَوَاہُ اَبُودَاوٗدَ وَالنِّسَآئِیُّ.

ترجمہ: حضرت امیہ بن مخشی صحابی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ایک مرتبہ) تشریف فرما تھے، اور ایک شخص کھانا کھا رہا تھا، اور اس نے اللہ کا نام نہیں لیا (بسم اللہ نہیں پڑھی) یہاں تک کہ اس کے کھانے میں سوائے ایک لقمہ کے اور کوئی چیز باقی نہ رہی جب اس لقمہ کو اپنے منہ میں لے جانے لگا تو کہا ''بسم اللہ اولہ وآخرہ'' (یہ منظر دیکھ کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ شیطان برابر اس کے ساتھ کھانا کھاتا رہا لیکن جب اس نے اللہ کا نام لیا (بسم اللہ پڑھی) تو شیطان نے جو کچھ اس کے پیٹ میں تھا اس کو باہر الٹ دیا۔

کھانے میں عیب نہ نکالنا اور اس کی تعریف کا استحباب:

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: مَاعَابَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم طَعَامًا قَطُّ: اِنِ اشْتَهَاهُ اَكَلَهُ وَاِنَ كَرِهَهُ تَرَكَهُ، مُتَّفَقٌ عَلَیہِ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی علیہ نے کبھی بھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا اگر اس کی خواہش اور رغبت ہوتی تو تناول فرما لیتے اور اگر اس کی رغبت نہ ہوتی تو اس کو چھوڑ دیتے۔

وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سَأَلَ اَهلَهُ الْاُدْمَ فَقَالُوا: ما عِندَنَا اِلَّا خَلٌّ، فَدَعَابِہٖ، فَجَعَلَ يَأْكُلُ وَيَقُولُ: "نِعْمَ الْاُدْمُ الخَلُّ، نِعْمَ الْاُدْمُ الخَلُّ" رَوَاهُ مُسلِمٌ.

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر والوں سے سالن طلب فرمایا تو انھوں نے جواب دیا کہ ہمارے پاس سرکہ کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی کو منگوالیا اور کھانے لگے اور فرماتے جاتے کہ بہترین سالن سرکہ ہے، بہترین سالن سرکہ ہے (مسلم)۔

اپنے سامنے سے کھانا اور جس کو کھانے کا طریقہ نہ آتا ہو اس کو تعلیم دینے کا بیان:

عَن عُمَرَ بْنِ اَبِی سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنهُمَا قَالَ: كُنتُ غُلَامًا فِی حِجْرِ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّم وَكَانَتْ يَدِیْ تَطِيْشُ فِیْ الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِیْ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّم "يَاغُلَامُ سَمِّ اللّٰہَ، وِكُلْ بِيَمِينِكَ،وَكُل مِمَّا يَلِيْكَ" مُتَّفَقٌ عَلَیہِ،

ترجمہ: حضرت عمرو بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں بچہ تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش اور تربیت میں تھا میرا ہاتھ (کھانے کے وقت) پیالے میں گھومتا تھا، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ اے لڑکے اللہ کا نام لے (یعنی بسم اللہ پڑھ) اور اپنے داہنے ہاتھ سے کھا، اور اپنے سامنے سے کھا۔

پیالہ اور برتن کے کنارہ سے کھانے کا حکم اور برتن کے درمیان سے کھانے کی ممانعت:

وَعَنِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّم قَالَ: "اَلبَرَكَةُ تَنزِلُ وَسَطَ الطَّعَامِ، فَكُلُوْا مِن حَافَتَيْہِ وَلَا تَأْكُلُوا مِن وَسَطِہٖ" رَوَاهُ اَبُو دَاوٗدَ، وَالتِّرمِذِیُّ.

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: برکت کھانے کے درمیان میں نازل ہوتی ہے تو اس کے کناروں پر سے کھاؤ اور اس کے درمیان میں سے نہ کھاؤ۔

وَعَنْ عَبدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ رضی اللّٰہ عنہ قَالَ: كَانَ لِلنَّبِيِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم قَصْعَةٌ يُقَالُ لَهَا الغَرَّآءُ يَحْمِلُهَا اَربَعَةُ رِجَالٍ فَلَمَّا اَضْحَوْا وَسَجَدُوْا الضُّحىٰ اُتِيَ بِتِلكَ القَصْعَةِ، يَعنِي وَقَد ثُرِّدَ فِيهَا، فَالتَقُّوْا عَلَيهَا، فَلَمَّا كَثُرُوا جَثَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فَقَالَ اَعرَابِيٌّ مَاهٰذِهِ الجِلْسَةُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم "اِنَّ اللّٰهَ جَعَلَنِي عَبدًا كَرِيمًا وَّلَم يَجْعَلْنِي جَبَّارًا عَنِيدًا" ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم "كُلُوْا مِن حَوَالَيْهَا وَدَعُوْا ذِرْوَتَهَا يُبَارَكُ فِيهَا" رَوَاهُ اَبُو دَاوُد.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک پیالہ تھا جس کو ”غراء“ کہا جاتا تھا (اور وہ بہت وزنی تھا) اس کو چار آدمی اٹھاتے تھے، سو جب چاشت کا وقت ہوتا اور لوگ چاشت کی نماز پڑھ لیتے تو اس پیالہ کو لایا جاتا اور اس میں ثرید (ایک قسم کا کھانا) تیار کیا جاتا، تو اس کے ارد گرد سب لوگ بیٹھ جاتے اور جب آدمیوں کی تعداد زیادہ ہو جاتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھٹنوں کے بل بیٹھ جاتے۔ (ایک روز) ایک دیہاتی نے کہا کہ یہ کیسی نشست ہے؟ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ رب العزت نے مجھے متواضع بندہ بنایا ہے اور مجھ کو سرکش اور حق سے روگردانی کرنے والا نہیں بنایا ہے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس پیالے کے کناروں پر سے کھاؤ اور اس کے بلند حصہ کو چھوڑ دو، کیونکہ اس میں برکت نازل کی جائے گی۔

فوائد: برتن کے دمیان کا حصہ افضل اور عمدہ ہے، اس لیے اس میں برکات کا نزول ہوتا ہے اور جب درمیان کا کھانا محل برکت ہوا، تو اس کا آخر تک باقی رکھنا مناسب اور افضل ہے، تاکہ برکات باقی رہیں اور اس کا فنا اور ختم کر دینا اچھا نہیں ہے، اس لیے حکم ہوا کہ کناروں پر سے کھاؤ اور اس کے اعلیٰ یعنی درمیانی حصہ میں سے نہ کھاؤ، واللہ اعلم۔

جو شخص کہ کھائے اور سیر نہ ہو تو اس کو کیا کرنا اور کیا کہنا چاہیے:

عَنْ وَحشِيِ بْنِ حَرْبٍ رضی اللّٰہ عنہ اَنَّ اَصحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم قَالُوا: يَارَسولَ اللّٰهِ اِنَّا نَأ كُلُ وَلَا نَشْبَعُ؟ قَالَ: "فَلَعَلَّكُمْ تَفْتَرِقُونَ" قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: "فَاجْتَمَعُوْا عَلىٰ طَعَامِكُمْ، وَاذكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ يُبَارَكُ لَكُمْ فِيهِ" رَوَاهُ اَبُو دَاوُدَ.

ترجمہ: حضرت وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کھاتے ہیں، اور سیر نہیں ہوتے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شاید تم الگ الگ ہو کر کھاتے ہو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سب اپنے کھانے پر جمع ہو کر کھاؤ اور اللہ رب العزت کا نام لے لو، تمہارے لیے اس چیز میں برکت دی جائے گی۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

انگلیوں اور پیالے (برتن) کو چاٹنا، گرے ہوئے لقمہ کو کھانا:

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّم اِذَا اَكَلَ طَعَامًا لَعِقَ أَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ وَ قَالَ: اِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيَأْخُذْهَا وَلْيُمِطْ عَنْهَا الْأَذٰى وَلْيَأْكُلْهَا وَ لَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ ، وَ اَمَرَنَا أَنْ نَسْلُتَ الْقَصْعَةَ وَ قَالَ: اِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِيْ أَيِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةُ (رواہ مسلم)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا تناول فرماتے تو اپنی تین انگلیوں کو چاٹ لیتے اور ارشاد فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے تو اس کو اٹھا لینا چاہیے، اس سے گندگی کو دور کردے اور اس کو کھالے، اور شیطان کے لیے اس کو نہ چھوڑے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم کو معلوم نہیں ہے کہ تمھارے کون سے کھانے میں برکت ہے۔

تکیہ (ٹیک) لگا کر کھانا کھانے کی کراہت کا بیان:

حضرت ابوجحیفہ وہب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں تکیہ لگا کر نہیں کھاتا۔ (صحیح بخاری)

امام نووی بیان فرماتے ہیں کہ امام خطابی نے کہا ہے کہ تکیہ لگانے والے سے اس جگہ مراد وہ شخص ہے جو کہ کسی ایسے بستر وغیرہ پر ٹیک لگائے ہوئے جو اس کے نیچے ہو اور خطابی بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصود اس سے یہ ہے کہ انسان بستروں اور تکیوں کے سہارے سے نہ بیٹھے، اس شخص کی طرح جو کہ زیادہ کھانے کا ارادہ رکھتا ہو، بلکہ مجتمع ہو کر بیٹھے۔ تکیہ پر ٹیک نہ لگائے اور اس کو کافی سمجھ کر کھائے۔ بعض اہلِ علم نے اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ تکیہ لگانے والے سے مراد وہ شخص ہے جو کہ ایک جانب جھک کر کھائے۔ واللہ اعلم

حمد وثنا پر اختتام کرنا:

وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم ''مَنْ اَكَلَ طَعَامًا فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنِيْ هٰذَا وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ وَلَاقُوَّةٍ غُفِرَلَهُ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ'' رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

ترجمہ: حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے کھانا کھایا اور اس کے بعد یہ کلمات کہے ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَطْعَمَنِيْ هٰذا وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِحَوْلٍ مِنِّي وَلَاقُوَّة''

یعنی تمام تعریفیں اس ذات کے لیے ثابت ہیں جس نے مجھ کو کھانا کھلایا اور مجھ کو زرق عطا کیا بغیر میری کوشش اور طاقت کے تو اس کے تمام اگلے اور پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

© rasailojaraid.com